روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 4/اپریل 2011ء 29ربیع الثانی 1432ہجری 4شہادت 1390ہش جلد 61-96 نمبر 75

حاملین قرآن اشراف امت ہیں

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت کے معزز ترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشرباب فی تعظیم القرآن، فصل فی تنویر موضع القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہ لقرآن کریم ...... (الواقعہ:78 تا 80) بلکہ یہ سارا صحیفہ قدرت کے مضبوط صندوق میں محفوظ ہے۔کیا مطلب کہ یہ قرآن کریم ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے۔جس کو صحیفہ فطرت کہتے ہیں۔یعنی قرآن کی ساری تعلیم کی شہادت قانون قدرت کے ذرہ ذرہ کی زبان سے ادا ہوتی ہے۔اس کی تعلیم اور اس کی برکات کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائیں۔

ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہنچ سکتا۔اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔جو تاریکی میں عقل کے لئے ایک روشن چراغ ہوکر مدد دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے۔چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا کہ میں ڈرتا ہوں۔ایک بت پر میرے لئے ایک مرغا ذبح کرو۔اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی۔افلاطون کی فلاسفی اس کی دانائی اور دانشمندی اس کو وہ سچی سکینت اور اطمینان نہیں دے سکے جو مومنوں کو حاصل ہے۔یہ خوب یاد رکھو کہ الہام کی ضرورت قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے۔میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لے گا۔(۔) کا خدا اسے ضرور ہی نظر آجائے گا۔کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ تا کہ الہام الٰہی کی وقعت کو نہ کھو بیٹھو۔جس کے بغیر نہ حقیقی تسلی اور نہ اخلاق فاضلہ نصیب ہوسکتے ہیں۔برہمو لوگ بھی شانتی اور سچا نور نجات کا حاصل نہیں کر سکتے۔اس لئے کہ وہ الہام کی ضرورت کے قائل نہیں۔ایسے لوگ جو عقل کے بندے ہوکر الہام کو فضول قرار دیتے ہیں۔میں بالکل ٹھیک کہتا ہوں کہ عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔قرآن کریم میں ان لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اولوالالباب فرمایا ہے۔پھر اس کے آگے فرمایا ہے: الذین یذکرون اللّٰہ ...... (آل عمران:192) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہوسکتی ہیں۔نہیں۔

بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔

اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔فکر کرو۔سوچو۔تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ ربنا ما خلقت ھذا ...... (آل عمران:192) تمہارے دل سے نکلے گا۔اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تا کہ طرح طرح کے علوم وفنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔

خدا تعالیٰ نے (۔) کو صرف عقل ہی کے عطیہ سے مشرف نہیں فرمایا بلکہ الہام کی روشنی اور نور بھی اس کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے۔ان کو ان راہوں پر نہیں چلنا چاہئے جن پر خشک منطقی اور فلاسفر چلانا چاہتے ہیں۔ایسے لوگوں پر لسانی قوت غالب ہوتی ہے اور روحانی قویٰ بہت ضعیف ہوتے ہیں۔دیکھو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی تعریف میں اولی الایدی والابصار (صٓ:46) فرمایا ہے کہ کہیں اولی الالسنہ نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں جو بصر اور بصیرت سے خدا کے کام اور کلام کو دیکھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ساری باتیں بجز تزکیہ نفس اور تطہیر قوائے باطنیہ کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 41)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

جاپانی قوم کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ایک معنی خیز رؤیا

یہ قوم اس وقت مردہ ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا

اکتوبر 1945ء

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بڑے فراخ کمرے میں ہوں جس کا نقشہ اس کمرہ سے ملتا ہے جو شیخ صاحب (شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور) نے ہمارے رہنے کے لئے دیا ہوا ہے شیخ صاحب کا کمرہ تو اوپر کی منزل پر ہے مگر خواب میں جو کمرہ دیکھا وہ زمین پر ہے اس کمرہ میں ایک طرف ایک چارپائی بچھی ہے اور سامنے والی دیوار کے پاس ایک میز رکھی ہے میز کے سامنے دو کرسیاں بچھی ہیں ان پر میری بیوی ام متین اور حضرت (اماں جان) بیٹھی ہیں۔ کرسیوں اور چارپائی کے درمیان جو راستہ ہے میں اس میں ٹہل رہا ہوں۔ میز پر کچھ ناشتہ کی چیزیں رکھی ہیں اور ساتھ ہی اس پر ایک طرف کو کچھ حصہ میں گھاس اگی ہوئی ہے اور کچھ کیچڑ اور دلدل ہے جیسا کہ میوزیم میں اکثر دکھانے کے لئے چھوٹی چھوٹی کیاریاں اور گھاس لگائے ہوتے ہیں۔ میں ٹہل رہا ہوں کہ اتنے میں اس کمرہ کا مغربی دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک شخص داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک بٹیر ہے جو نہایت کمزور ہے۔ جسم پر جو پر ہیں وہ تیتر کی مانند زیادہ سیاہی مائل ہیں اور ان کی رنگت بھورے رنگ کی ہے۔ بٹیر لمبائی میں تو قریب بٹیر کے ہی ہے مگر چوڑائی میں محض پدی کے برابر ہے اور بھوک اور کمزوری کی وجہ سے نہایت مضمحل ہو رہا ہے وہ شخص بٹیر مجھے دے کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا بٹیر ہے جو کچھ دنوں سے گم ہو گیا تھا یہ آپ لے لیں۔ میں بھی یہ سمجھ رہا ہوں کہ جیسے یہ بٹیر ہمارا ہے یا ہمارے خاندان میں سے کسی کا ہے یا ہماری جماعت کا ہے بہرحال ہے ہمارا۔ چنانچہ میں اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہوں اور ام متین کو دے کر کہتا ہوں کہ اس کو کچھ کھلاؤ بھوک کی وجہ سے یہ کمزور ہو گیا ہے شاید یہ بچ جائے مگر یہ سوچ کر کہ شاید ایک دم زیادہ کھلا دینے سے یہ مر نہ جائے میں کہتا ہوں کہ احتیاط سے کھلانا۔ پہلے تھوڑا سا کھانے کے لئے اسے دو پھر آہستہ آہستہ جیسے اسے قوت آتی جائے اس کو کھانے کو دیتے جاؤ یہ کہہ کر میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اور انہوں نے بٹیر کو دلدل کے کنارے کھڑا کر دیا تاکہ یہ اپنی خواہش کے مطابق خوراک لے لے۔ چنانچہ اس نے اس دلدل میں سے ایک چونچ بھری اور جیسے ہی وہ اس کے گلے کے نیچے گئی بٹیر ایک دم سے بیہوش ہو کر دلدل کے کنارے گر گیا میں نے ام متین سے کہا کہ میں نے نہیں کہا تھا اسے احتیاط سے کھلانا۔ دیکھو ضعف کی وجہ سے اس سے برداشت نہیں ہو سکتا اور اب یہ مر گیا ہے انہوں نے کہا میں نے اسے زیادہ تو نہیں کھلایا۔ میں نے تو اسی لئے اسے دلدل میں کھڑا کر دیا تھا تاکہ یہ خود اپنی ضرورت کے مطابق خوراک لے لے اتنے میں وہ بٹیر ہوش میں آ گیا اور کھڑا ہو گیا اور ایسا معلوم ہوا جیسے غذا کے اندر جانے کی وجہ سے اسے Shock ہوا تھا مگر جب وہ غذا ہضم ہو گئی تو اسے ہوش اور طاقت آ گئی اور وہ کھڑا ہو گیا اور جب وہ کھڑا ہوا تو پہلے سے کچھ بڑا معلوم ہوتا تھا۔

اس کے بعد میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اتنے میں وہ بٹیر اپنی جگہ سے چل کر میز کے دوسرے کنارے پر آ گیا۔ میری اس طرف پیٹھ تھی کہ ام متین نے آواز دی کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے۔ میں مڑا تو دیکھا کہ وہ اڑ کر میرے پاس آنا چاہتا ہے مگر اس کا اڑنا ایسا نہیں جیسے پرندوں کا ہوتا ہے کہ پر پھیلے ہوئے ہوں اور ٹانگیں زمین کی طرف۔ وہ اس طرح اڑا ہے جیسے گھوڑا اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوتا ہے اور اگلی ٹانگوں کے سم سامنے کی طرف کر لیتا ہے۔ وہ اڑا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا اور زمین پر گرنے لگتا ہے کہ میں اس کے آگے اپنا ہاتھ کر دیتا ہوں اور وہ میرے انگوٹھے پر اس طرح بیٹھ جاتا ہے جس طرح لوگ شکرے کو بٹھاتے ہیں۔ جب میں دیوار تک پہنچ کر واپس لوٹا اور میز کے قریب پہنچا تو وہ پھر اڑ کر میز پر چلا گیا اور کچھ اور کھایا اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میز پر چلا گیا اور کچھ اور کھایا۔ اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میز پر چلا گیا اور کچھ اور کھایا۔ اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میری طرف آیا۔ ام متین نے پھر آواز دی کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے میں نے پھر اس کو اپنے انگوٹھے پر لے لیا مگر اب کی مرتبہ دقت نہیں ہوئی اور میں نے اپنا انگوٹھا اس طرح اس کے سامنے کر دیا جس طرح باز اور شکرہ کے شکاری کرتے ہیں اور وہ میرے ہاتھ پر بیٹھ گیا جب میں پھر دیوار سے لوٹ آیا تو وہ اڑ کر میز پر آ گیا۔ چنانچہ تین چار مرتبہ اسی طرح ہوا حتیٰ کہ آخری مرتبہ جب وہ اڑ کر میری طرف آیا تو زمین پر گرنے لگا مگر میں نے اپنا انگوٹھا آگے کر کے اس کو اس پر لے لیا اور وہ گرتے گرتے بچ گیا اس کے بعد جب پھر میں ٹہلتا ہوا دیوار کے پاس سے لوٹ کر آ رہا تھا تو وہ اڑ کر میز کی طرف گیا مگر میں نے دیکھا کہ اس کی پرواز نیچی ہوتی جاتی ہے اس پر میں نے ام متین کو آواز دے کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ تھک گیا ہے اس کو پکڑ کر میز پر رکھ دو مگر وہ ان کے قریب جا کر زمین پر گر گیا اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ بٹیر انسان کی صورت میں بدل گیا مگر نہایت نحیف اور کمزور اور قد بھی نہایت چھوٹا جیسے بونا ہوتا ہے اس نے ایک چھوٹا سا تہہ بند پہنا ہوا تھا اور نہایت کمزور معلوم ہوتا تھا اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا خواب میں بتایا گیا ہے کہ **جاپانی قوم اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی** اور میری آواز پر اسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔

(الفضل 19/اکتوبر 1945ء ص 2,1)

(رویا و کشوف سیدنا محمود ص 285)

تعارف

دل نشیں یادیں

از چوہدری شبیر احمد صاحب سلمان

ناشر: فضل احمد طاہر صاحب مورڈن لندن

صفحات: 77

قیمت: 25 روپے

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید خدا تعالیٰ کے فضل سے 94 بہاریں دیکھ چکے ہیں اور ماشاء اللہ ابھی تک اپنے عہدے پر خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ آپ نے زیر تبصرہ کتابچہ "دلنشیں یادیں" چار خلفاء سلسلہ کے ساتھ گزرے قیمتی لمحات، تاریخی یادیں، یادگار واقعات اور ذاتی مشاہدات پر مبنی تحریر فرمائی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں جسے پڑھ کر ہمیں خلفاء کرام کے اوصاف حمیدہ سے آگاہی ہوتی ہے۔ ان مقدس اور روحانی وجودوں کے اخلاق فاضلہ آپ کو نہ صرف قریب سے دیکھنے کا موقع ملا بلکہ ان کے فیض سے آپ نے وافر حصہ بھی پایا۔ اتنا طویل عرصہ خدمت دین میں فعال طریق پر گزارنے کا بہت کم افراد کو موقع ملتا ہے اور پھر خلفاء سلسلہ کا ساتھ اور قرب اس کے سوا ہے۔ ان قیمتی اثاثوں کو محفوظ کر کے محترم چوہدری صاحب موصوف نے کارنامہ انجام دیا ہے اور اپنی دلنشیں یادوں کو جماعتی لٹریچر کا حصہ بنا کر امر کر دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذاتی مشاہدات سے گو آپ محروم رہے تاہم اس کتاب میں آپ نے ایک واقعہ حضور کی قبولیت دعا کا تبرکاً شامل کیا ہے۔ آغاز میں آپ رقمطراز ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے 1951ء میں میرا وقف قبول فرماتے ہوئے جو خدمت سلسلہ کا موقع عنایت فرمایا تو ذرہ نوازی سے حضور انور اور آپ کے بعد آنے والے خلفاء کرام کے مقدس وجودوں کا قرب نصیب ہوتا رہا اور بفضل خدا اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ 1951ء میں ربوہ میں کچے دفاتر اور کچھ کوارٹرز تھے، بجلی بھی نہ تھی اور پانی بھی تسلی بخش نہ تھا اور پھر آپ نے اپنی یادوں کا آغاز بچپن کے واقعات سے کیا ہے۔ آپ نے حضرت خلیفہ ثانی کی زیارت 13 سال کی عمر میں کی۔ طالب علمی کے زمانے میں 1932ء میں حضرت خلیفہ ثانی کی موجودگی میں نظم پڑھی۔ زندگی وقف کرنے کے موقع پر حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو مندرجہ ذیل قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اپنے کام سے اس طرح فکرمند رہنا چاہئے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے متعلق فکرمند رہتی ہے۔ جماعت میں زیادہ سے زیادہ اچھے تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ اس طرح نیک ماحول میں جماعتی ذمہ داریاں بہتر رنگ میں ادا ہوتی ہیں۔ ربوہ میں آنے والے مہمانوں سے ملتے رہنا چاہئے۔ اسی طرح ہر خلیفۃ المسیح کے ساتھ گزری سہانی یادوں پر یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کتاب شکور بھائی بکڈپو پر دستیاب ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

کتاب شکور بھائی چشمے والے گول بازار سے 25 روپے میں مل سکتی ہے

(ایف۔ شمسؔ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

ح-س-فاروقی

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب سنوری

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب یکم رمضان المبارک بمطابق 18/اپریل 1923ء سنور ریاست پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے پہلے خط کے ذریعہ اور پھر 1898ء میں سولہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کی تھی اور پھر دعوت الی اللہ کرتے رہے جس کے نتیجہ میں ان کے والد مولوی محمد موسیٰ اور دادا مولوی محمد عیسیٰ (بعمر سو سال مگر قویٰ بالکل ٹھیک) نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔اس طرح مسعود خورشید صاحب کے اوپر مسیح موعود کی تین نسلیں تھیں۔ان کی دادی صاحبہ بھی رفیقہ تھیں جن کا نام کرم النساء صاحبہ تھا۔والدہ رحیمن بی بی صاحبہ رفقاء میں شامل تھیں، نانا چوہدری کریم بخش صاحب اولین رفقاء میں سے تھے (وصیت نمبر 19) اور نانی حضرت جیون صاحبہ بھی بہت بزرگ رفقاء میں شامل تھیں۔سوائے پردادا مولوی محمد عیسیٰ کے تمام بزرگ جن کا یہاں ذکر ہے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان اور پھر ربوہ میں مدفون ہیں۔آپ کے آباؤاجداد عرب سے ہجرت کر کے حصار ضلع رہتک نزد دہلی۔ہندوستان آئے پھر وہاں سے ہجرت کر کے سنور ریاست پٹیالہ میں آباد ہوئے۔

حضرت مسیح موعود کی بابرکت دعا

مسعود خورشید صاحب معجزانہ طور پر پیدا ہونے والے چودہ بچوں میں سے آٹھویں نمبر پر پیدا ہوئے۔مختصر واقعہ درج ذیل ہے۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بیان کرتے ہیں کہ رحیمن بی بی صاحبہ کو ان کے والد چوہدری کریم بخش صاحب، رفیق حضرت مسیح موعود اپنے ہمراہ قادیان لے گئے تو مولوی صاحب نے ایک خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اپنی بیوی کے ہاتھ بھجوا دیا اور دوسری شادی کی اجازت مانگی۔خط ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت مسیح پاک نے فرمایا ''ہم دعا کریں گے''۔وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور ٹہل رہے تھے جب دوبارہ میری طرف آئے تو فرمایا: ان کو میری طرف سے خط لکھ دو۔ ''اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری اس قدر اولاد ہوگی کہ تم سنبھال نہیں سکو گے''۔

مسیح پاک کی دعا کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ نے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو رحیمن بی بی صاحبہ کے بطن سے 14 بچے عطا فرمائے۔پہلا بیٹا محمود اول غالباً 1908ء میں پیدا ہوا۔بچپن میں فوت ہو گیا۔دوسری اولاد محمودہ بیگم 1910ء میں پیدا ہوئیں۔14 بچوں میں سب سے چھوٹی امینہ بیگم مارچ 1935ء میں پیدا ہوئیں۔حضرت مسیح پاک کے فرمان کے مطابق بچوں کو وہ سنبھال نہ سکے اور ان کی بچپن میں وفات ہوئی باقی نو 9 بچوں کی اولادیں در اولادیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کا زندہ جاگتا نشان ہیں۔

مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اپنے حالات زندگی (تجلیءقدرت) میں تحریر فرماتے ہیں اور اس کے بعد برخوردار مسعود احمد خورشید پیدا ہوا۔جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے مجھے بھی اور میری اہلیہ صاحبہ کو بھی بشارت دی اور مولوی عبداللہ صاحب کو بھی بشارت دی کہ قدرت اللہ کو ایک عالی دماغ لڑکا دیا جائے گا۔چنانچہ مسعود احمد صاحب بفضل اللہ تعالیٰ زندہ سلامت ہیں اور انہوں نے مزید ترقی کی ہے اور سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کررہے ہیں۔

خاکسار (حامدہ سنوری) کو یاد ہے ہمارے گھر ٹیپ ریکارڈر پر دادا جان کا بیان موجود تھا جسے ہم اکثر سنا کرتے تھے کہ ''جب بھی چچا عبداللہ صاحب سنور آتے جب مسعود احمد چھوٹا تھا۔اسے انگلی کے ساتھ پکڑ کر چلاتے اور فرماتے یہ ہی وہ لڑکا ہے جو مجھے رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔

مسعود احمد صاحب خورشید اپنے حالات زندگی (نشان رحمت) میں لکھتے ہیں:۔

ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ سنایا کرتی تھیں کہ ہمارے محلّہ (سنور) میں ایک بزرگ بوڑھی عورت ''لدی صاحبہ'' رہا کرتی تھیں۔انہوں نے خاکسار کی پیدائش سے پہلے اپنا ایک خواب سنایا کہ قدرت اللہ کے گھر پر انہوں نے ایک سورج چمکتا دیکھا ہے۔ (نشان رحمت صفحہ 39)

اپنے نام کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

''میرا نام ایک خط کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے ''رحمت اللہ'' رکھا اور ایک دوسرے خط کے جواب میں ''مسعود احمد'' رکھا اور میرے والدین نے اسی نام کو رواج دیا۔

مندرجہ بالا بشارتوں کی وجہ سے ہی غالباً انہوں نے جیسا کہ اس زمانہ میں رواج بھی تھا نام کے ساتھ تخلص ''خورشید'' میٹرک کے بعد سے لکھنا شروع کر دیا تھا۔حضرت مصلح موعود کے عطا فرمودہ نام ''رحمت اللہ'' کی یاد میں اور شکر رحمت ربی کے جذبہ کے تحت اپنے رہائشی مکان، کمرشل بلڈنگ، ہوٹل، تمام جائیدادوں کا نام نشان رحمت رکھ لیتے تھے۔

ان کی بزرگ والدہ رحیمن بی بی صاحبہ جنہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو مرتبہ اللہ تبارک تعالیٰ کا نور دیکھنا اور 11 مرتبہ آنحضرتؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ان کے پیروں میں جھانجھریں بندھی ہیں اور گھنگھرو زور سے چھنک رہے ہیں۔جب انہوں نے اپنی یہ خواب حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بیان کی تو حضور انور نے فرمایا۔اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کی اولاد تمام دنیا میں پھیل جائے گی۔

دین کو مقدم کرنے کا جذبہ

1935ء میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو حضرت مصلح موعود نے سندھ جانے کا ارشاد فرمایا، وہاں زمینیں اور فارم خریدنے کی ہدایات دیں اور بطور مینیجر کام کرنے کی ہدایت دی۔اس وقت وہ دو بیٹوں کی شادی کر چکے تھے۔بڑے بیٹے محمود احمد صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا تھا، باقی سب بچے چھوٹے تھے۔مسعود خورشید صاحب آٹھویں جماعت کے طالبعلم تھے۔

مولوی صاحب کے سندھ چلے جانے پر بچے بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کی اہلیہ صاحبہ پریشان ہو گئیں اور حضرت مصلح موعود کی خدمت میں خط لکھوا دیا کہ مولوی صاحب کو واپس بلا دیں۔حضور نے تو اجازت دی مگر مولوی صاحب نے رو رو کر دعائیں کیں اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ للہ میرے بیوی بچوں کے لئے دعائے خاص فرماویں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مضبوط کر دے اور وہ میری ہرگز ہرگز پرواہ نہ کریں خود اپنا کام سنبھالیں۔اللہ تعالیٰ انہیں تقویٰ اور طہارت دے رزق کریم دے وہ مجھے واپس نہ بلاویں بلکہ اللہ تعالیٰ کو بلاویں۔وہ خود ان کی مدد کرے ان کی حفاظت کرے ان کی حاجات کا کفیل ہو۔

(تجلیءقدرت صفحہ 188-190)

بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں جب انہوں نے حضور سے دعا اور رہنمائی کی گزارش کی تو حضور نے فرمایا:۔

''میٹرک تک تعلیم دلوا دیں میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور ترقیات عطا فرمائے گا''۔

(نشان رحمت۔خودنوشت حالات زندگی صفحہ 59)

حضور کی اس دعا کا فیضان تمام عمر ساتھ چلتا چلا گیا۔چنانچہ آٹھویں جماعت تک تعلیم سنور میں حاصل کرنے کے بعد اپریل 1937ء میں قادیان دارالامان منتقل ہو گئے جہاں ان کا قیام اپنی پھوپھی اختر النساء صاحبہ کے پاس رہا جو خود نہایت صالح دعاگو خاتون تھیں اور پھوپھا منشی نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح پاک نہایت عابد زاہد بزرگ تھے۔ان کے بارہ میں مسعود خورشید صاحب لکھتے ہیں:۔پھوپھی اختر النساء صاحبہ نے قادیان میں مجھے ناظرہ قرآن پڑھایا۔پھوپھا صاحب گاہے گاہے مجھے اور میرے کئی بہن بھائیوں کو قرآن حکیم کے نکات سکھاتے پڑھاتے اور ترجمہ سیکھنے کی ہدایت دیتے۔

مسعود خورشید صاحب قادیان آکر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہوئے اور وہاں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔جس کے بعد جولائی 1939ء میں تقریباً ڈیڑھ سال تک حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر حضور انور کی زیر نگرانی MN SYNDICATE (محمود آباد ناصر آباد سنڈیکیٹ) کے دفتر میں پہلے آفس کلرک اور پھر اکاؤنٹنٹ کی تربیت حاصل کرتے رہے۔جس کے بعد حضور انور نے منور آباد اسٹیٹ سندھ میں ابتداءً اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ اور پھر اکاؤنٹنٹ کے عہدہ پر خدمت کے لئے مقرر فرما دیا۔ایک سال وہاں کام کیا۔سندھ کی آب وہوا ان کی صحت کے موافق نہ ہوئی تو پھر حضور کی اجازت سے کوئٹہ بلوچستان چلے گئے۔نوک کنڈی میں حضور انور نے جماعتی سرمایہ کی ترقی کے لئے یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی کا قیام فرمایا تو اس کمپنی میں کچھ عرصہ مدد کرواتے رہے۔

نکاح اور شادی

5 فروری 1942ء کو حضرت مصلح موعود نے بیت مبارک میں بعد نماز عصر 300 نمازیوں کی موجودگی میں مسعود احمد خورشید صاحب کا نکاح ناصرہ بیگم صاحبہ سے پڑھا جو بابو عبدالغفور صاحب اور نور بی بی صاحبہ کی بیٹی تھیں اور دونوں والدین فوت ہو جانے کی وجہ سے اپنے ماموں حضرت منشی نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور ممانی الہ بی بی صاحبہ رفیق حضرت مسیح موعود کے گھر میں پلی تھیں۔خورشید صاحب چونکہ ملازمت کے سلسلہ میں کوئٹہ میں تھے، انہوں نے منشی نور محمد صاحب (اپنے پھوپھا) کو وکیل مقرر کیا تھا۔جب نکاح کا فارم حضور کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے فرمایا: ''قوم کے یتیم بچے قوم کی امانت ہوتے ہیں اور میں بحیثیت خلیفہ اس بات کا حقدار ہوں کہ اپنی ولایت میں نکاح کا اعلان کروں''۔ چنانچہ حضور نے ناصرہ بیگم صاحبہ کے ولی کے طور پر نکاح کا اعلان فرمایا اور یتامیٰ کے حقوق کے بارے میں خطبہ دیا اور پھر 11 مئی 1942ء کو جب حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ آج ناصرہ بیگم کا رخصتانہ ہے تو حضور حضرت اماں جان حضرت سیدہ ام

ناصر صاحبہ، حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور تین صاحبزادیوں کے ساتھ منشی نور محمد صاحب کے گھر تشریف لے آئے اور گھر کے صحن میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں ناصرہ بیگم صاحبہ کو بھی بلایا اور دولہا مسعود خورشید صاحب کو بھی اور اپنا دست مبارک کچھ دیر ناصرہ بیگم صاحبہ کے سر پر رکھ کر کھڑے رہے اور نصائح فرمائیں۔ آخر میں فرمایا۔ ''یہ میری بیٹی ہے اس کا خیال رکھنا''۔ اس کے بعد طویل دعا کروائی۔

(تفصیلی واقعات سوانح فضل عمر جلد پنجم 443,442 طبع دوئم)

مسعور خورشید صاحب کے اہل خانہ گواہ ہیں کہ انہوں نے ساری زندگی حضرت مصلح موعود کی ان نصائح پر نہایت احسن رنگ میں عمل کیا۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی ہر رنگ میں عزت افزائی اور قدر کی۔ دونوں کے تعاون سے ان کا گھر ہمیشہ بفضل اللہ تعالیٰ حسن سلوک کی اعلیٰ مثال بنا رہا۔ ہمیشہ انہیں ''آپ'' کہہ کر مخاطب کرتے۔ ان کے آرام اور سہولت کو ہمیشہ مد نظر رکھتے، ان کے عزیز و اقارب سے نہایت درجہ عالی اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آتے۔ جب بڑی عمر میں کسی بچے کے پاس کچھ قیام کے لئے جاتیں تو روزانہ خط لکھتے اور ''محترمہ بیگم صاحبہ'' کے القاب سے خط شروع کرتے۔ تمام عزیز و اقارب کے حالات تحریر کرتے تاکہ وہ مطلع رہیں۔

کوئٹہ سے پڑھائی کر کے ادیب عالم کا امتحان 1943ء میں فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور پھر 1945ء میں ادیب فاضل کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ کوئٹہ میں کچھ عرصہ Arsenal میں اکاؤنٹنٹ متعین رہے۔ ساتھ ساتھ بی اے کا کورس مکمل کیا مگر امتحان نہ دے سکے کیونکہ جنگ عظیم اور تقسیم ہندوستان کے سبب حالات ناگفتہ بہ تھے۔

1950ء میں لاہور آ کر اکبری منڈی لال حویلی میں دکان ''ایران ٹریڈ سنٹر'' کے نام سے شروع کی۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے اور حضرت مصلح موعود کی دعاؤں اور تربیت کے طفیل کاروبار میں بہت ترقی عطا فرمائی۔ 11 جگہوں پر گودام (warehouse) کرایہ پر لئے جہاں تجارتی مال سٹور کیا جاتا تھا۔ رہائش آسٹریلیا بلڈنگس میں اختیار کی جس کے ساتھ بڑے بڑے ہال کمرے متصل تھے اور یہ بھی تجارتی مال کے لئے بطور سٹور استعمال ہوتے تھے۔ ادیب فاضل کی تعلیم سے فارسی زبان کافی اچھے معیار تک سیکھ لی جس کا خط و کتابت فارسی میں کرنے کی وجہ سے بہت فائدہ رہا۔ کاروبار میں 1/3 حصہ کی شراکت مل گئی۔ کار بھی خرید لی جس میں حضرت مصلح موعود نے بھی از راہ شفقت کئی مرتبہ سفر فرمایا اور انہیں اور ان کے برادر نسبتی عبدالحئی صاحب کو کار چلانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

1954ء میں محلّہ دارالنصر غربی میں دو کنال زمین خرید کر اس پر چھ کمروں کا وسیع مکان بنوانے کے تمام اخراجات اپنے والد صاحب کی نگرانی میں دے دیئے جنہوں نے بے حد خوشی اور مسرت سے ایسا گھر تعمیر کروایا جہاں تمام شہروں اور پھر ملکوں سے آئے ہوئے خاندان ایک ایک کمرے کو ایک independent حصہ کے طور پر قیام کے لئے استعمال کرتے اور ربوہ کی برکات سے مستفید ہوتے۔

جب تک والدین اور پھر انکی پھوپھی اختر النساء صاحبہ حیات رہیں یہ ''کوٹھی مولوی قدرت اللہ سنوری'' کے نام سے ان ہی کی تحویل میں رہی، ان کی وفات کے بعد کسی اور کو یہ کوٹھی بیچنی پسند نہیں کی اور اپنی والدہ رحیمن بی بی کے عزیز محمد شفیق صاحب کو آسان قسطوں پر منتقل کر دی تاکہ یہ مکان جس کی اینٹ اینٹ ان کے بزرگ والدین نے اپنی نگرانی میں دعاؤں کے ساتھ رکھی تھی اور چپے چپے پر دعائیں کی تھیں، وہ قدردان ہاتھوں میں ہی رہے اور والدہ کے عزیزوں کو سہولت ہو جائے۔

والدین کی خدمت کا جو جذبہ ان کے دل میں تھا اس کی ایک جھلک اس بیان سے ملتی ہے جو ان کے والد صاحب نے تجلیءِ قدرت صفحہ 261 پر درج کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ''چنانچہ حضرت مسیح موعود کا 11/اکتوبر 1904ء کا الہام تھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ڈھیری پیش کرتی ہے جس میں ایک لکڑی بھی ہے، اس الہام کو برخوردار (مسعود خورشید) نے دو ہزار روپیہ بشکل تھیلی کے اپنی والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے روبرو پیش کر کے الہام کو پورا کیا۔ جس کا ذکر رسالہ الفرقان اور رسالہ ریویو میں موجود ہے۔ (الفرقان دسمبر 57) مولانا ابو العطا جالندھری صاحب نے تفصیلی نوٹ چھاپا جو تذکرہ ایڈیشن پنجم میں درج ہے۔ صفحہ 484۔ اپنے خرچ پر ہم دونوں کو 1958ء میں حج کروایا اور کراچی ناظم آباد میں اراضی بیت الذکر کے واسطے خرید کر سلسلہ کے حوالے کر دی اور گولیمار کی بیت الذکر کے ساتھ ایک ہال خرید کر بیت الذکر کے ساتھ شامل ہونے کے لئے ہمارے نام سے وقف کر دیا اور حضرت مسیح موعود کی کتب کے بارہ سیٹ ہمارے اور اپنی اولاد کے لئے خرید کئے اور 13 سیٹ کتب ہائے مذکورہ کے غیر ممالک کے واسطے خرید کئے۔ وہ ہر چندہ میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خورشید صاحب نے اپنے والد کے مشرقی پاکستان جماعتی دورہ پر جانے کے تمام اخراجات برداشت کئے جس سے وہاں جماعتوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہءِ وقت کی دعاؤں سے انہوں نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی مگر ساتھ ساتھ بفضل اللہ تعالیٰ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی ملحوظ خاطر رکھی چنانچہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید جو حج بیت اللہ میں مسعود خورشید صاحب کے ہمسفر رہے، نے مولوی قدرت اللہ صاحب کو ایک خط میں لکھا: ''علاوہ ازیں مجھے ذاتی طور پر 1960ء میں حج بیت اللہ شریف کے ایام میں آپ کے صاحبزادے مکرمی مخدومی چوہدری مسعود احمد خورشید کے ذریعہ جو سہولتیں میسر آئیں وہ بھی میں آپ ہی کی برکات کا حصہ سمجھتا ہوں۔ یہ آپ کے پیدا کردہ ایمان پرور ماحول کا نتیجہ ہے کہ جس نے برادرم محترم خورشید صاحب کو نوجوانی کے عالم میں آسودہ حالی کے باوجود اس قدر متواضع اور منکسر المزاج اور دین دار طبیعت بخشی ہے کہ خدا تعالیٰ یاد آجاتا ہے کیونکہ اس کے پاک مسیح کی قوت قدسیہ کی تاثیر نسل در نسل دیکھ کر دل بے اختیار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پکار اٹھتا ہے......

(ضمیمہ تجلیءِ قدرت صفحہ 77)

31 دسمبر 1969ء ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ٹرین سے گرنے پر حادثہ میں شدید زخمی ہوئے۔ حالت نازک تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسی وقت اطلاع ملنے پر فضل عمر ہسپتال تشریف لائے اور فرمایا: ''آپ خدا تعالیٰ کے لئے ربوہ آئے تھے۔ خدا تعالیٰ شفا بخشے گا اور آپ اپنے پاؤں سے چل کر آئیں گے۔'' حضور انور نے وہیں حاضرین کی موجودگی میں دعا کروائی اور لاہور لے جانے کے لئے اور علاج کے متعلق ہدایات عطا فرمائیں۔ خلیفہءِ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا معجزہ ہم 41 سال تک اس طرح دیکھتے رہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے، ایک پاؤں اس حادثہ میں ضائع ہونے کے باوجود، ''آپ اپنے پاؤں سے چل کر آئیں گے''۔ ایسی الٰہی بشارت خلیفۂ وقت کی طرف سے عطا ہوئی کہ شائد ہی کوئی جلسہ سالانہ ایسا ہو جس میں وہ شامل نہ ہو سکے ہوں۔ پاکستان کے جلسوں میں جاتے رہے۔ پھر لنڈن میں اور امریکہ، کینیڈا، قادیان میں جلسوں میں شریک ہوئے۔ جلسہ سالانہ قادیان 1980ء میں تقریر کی سعادت نہ صرف انہیں بلکہ ان کے چھوٹے بھائی داؤد احمد صاحب گلزار کو بھی حاصل ہوئی۔ اس میں بھی ایک رنگ میں 75 سال پہلے کی ایک بشارت پوری ہوئی۔

یہاں ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتی ہوں:۔ تجلیءِ قدرت میں مولوی قدرت اللہ سنوری اپنے والد صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔ بیعت کرنے کے بعد آپ کی دعاؤں اور عبادات کا رنگ بالکل بدل گیا تھا ''اس سوز اور رقت کے ساتھ دعائیں کرتے تھے کہ لوگ سن کر خیال کرتے کہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا شاید وہ فوت ہو گیا۔ (صفحہ 22)

آگے صفحہ 261 پر لکھتے ہیں: ''والد صاحب کو 1904ء میں طاعون ہوئی۔ ایسا سخت حملہ تھا کہ مجھے شک تھا کہ فوت ہو جائیں گے مگر اس حالت میں والد صاحب نے بتایا کہ میں فوت نہیں ہوں گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ تم قدرت اللہ کے دو بیٹے دیکھ کر وفات پاؤ گے۔ چنانچہ جب 1923ء میں مسعود احمد پیدا ہوا اور 1925ء میں داؤد احمد پیدا ہوا تو والد صاحب نے ان کی پیدائش پر فرمایا کہ یہ دو لڑکے ہیں جو میں نے کہے تھے اور فرمایا مسعود احمد کے ساتھ داؤد احمد کو چلتے پھرتے دیکھا تھا چنانچہ 1937ء میں والد صاحب سنور میں فوت ہوئے اور نعش مبارک بذریعہ لاری قادیان پہنچائی گئی اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے''۔

خدا تعالیٰ کی شان اور اپنے عبادت گزار بندوں سے پیار سے کئے ہوئے وعدے اور بشارات کیسے کیسے نظارے دکھاتی تھیں۔ یہ وہ رفقاء تھے جنہیں یہ روحانی بلندیاں مسیح موعود کی قوت قدسی سے عطا ہوئیں کہ نہ صرف اس میں جسمانی احیاء کی طرف اشارہ تھا بلکہ روحانی ترقی کی طرف بھی ان کا اکٹھا چلنا پھرنا انہیں دکھایا گیا۔

پاکستان میں مسعود احمد خورشید صاحب بفضل اللہ تعالیٰ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں سال بہ سال منتخب نمائندہ کی حیثیت سے ربوہ جا کر شرکت کی توفیق پاتے رہے۔ جماعتی تقاریب اور نماز جمعہ میں شمولیت نہایت اہتمام اور باقاعدگی سے کرتے تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت دو مرتبہ نصیب ہوئی۔ 1960ء میں شیخ مبارک احمد صاحب، چوہدری شبیر احمد صاحب کی معیت حاصل رہی 1961ء میں اپنی اہلیہ ناصرہ بیگم کے ہمراہ دونوں کو سعادت حج نصیب ہوئی۔ اس زمانے میں کوئی Guide Book ملنی آسان نہیں تھی انہوں نے حج بیت اللہ شریف کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ اس میں فلسفہءِ حج میں حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ تفسیر کبیر میں سے حج کا فلسفہ پیش کیا اور دیگر مناسک حج کی تفصیل لکھی۔ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر جماعت میں یہ کتاب تقسیم کی جس سے بہت سے حج کرنے والوں نے فائدہ اٹھایا ہے اور شوق بھی پیدا ہوا ہے۔

1956ء میں کراچی منتقل ہوئے ایران ٹریڈنگ سنٹر کے نام سے کھوری گارڈن میں دفتر کھولا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایران اور مشرقی پاکستان کے درمیان درآمدات اور برآمدات کا کاروبار بہت فائدہ مند رہا۔ تقریباً 15 سال مشرقی پاکستان کے خود مختار ہونے اور ایرانی تجارتی حالات بدلنے تک نہایت منافع سے یہ کاروبار چلتا رہا جو کہ ڈرائی فروٹ اور Jute Goods اور کاغذ کی تجارت پر مشتمل تھا۔

مسعود خورشید صاحب بمعہ فیملی چھ سال ناظم آباد کے علاقہ میں رہے جس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کے علاقہ میں خوبصورت وسیع مکان بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ مکان ''ہل پارک'' کے قریب بنا۔ 1990ء تک یہاں رہائش رکھی مستقلاً یہ گھر، اس کے ہال کمرے، باغیچہ جماعتی تقریبات کے لئے سنٹر کا کام دیتے رہے۔ سالہا سال باقاعدگی سے پورا رمضان المبارک روزانہ جماعت کے علماء کرام درس قرآن دیتے رہے۔ درس قرآن کے علاوہ یہ گھر نماز سنٹر بھی رہا۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی زندگی میں (1968ء تک) مولوی صاحب ہر سال چند ماہ یہاں قیام فرما ہوتے تو فجر اور مغرب کی نمازوں کے لئے احباب و خواتین جمع ہوتے تو وہ امامت کرواتے۔ ان کی غیر موجودگی میں نماز سنٹر جاری رہتا اور مسعود خورشید صاحب اور بعض دفعہ عطاء الرحمان طاہر صاحب پڑھاتے۔ یہ دونوں درس القرآن بھی دیا کرتے تھے۔ ان مکانوں کا اس قدر بابرکت ہونا یقیناً بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ ہمیشہ ہر کام میں خدا کی رضا کی جستجو میں رہتے۔ حضرت مصلح موعود کے پاکیزہ فقرے ہمیشہ نمایاں لکھ کر سامنے رکھتے: ''خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ: ہم قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں''۔

خدا تعالیٰ نے جو فضل فرمائے اس میں رفقاء مسیح موعود کی آپس میں ایک دوسرے کے لئے محبانہ دعاؤں کی پیاری مثالیں درج کرتی ہوں: پہلا خواب حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو قادیان میں سنایا، مختصر درج ذیل ہے (تفصیل تجلی قدرت ایڈیشن دوم صفحہ 264) انہوں نے فرمایا:

میں نے آپ کا مکان بہت بلند چوٹی پر پہاڑوں میں بنا ہوا دیکھا۔ آپ سے ملاقات ہونے پر آپ نے سوال کیا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میں رہائش کی جگہ تلاش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے اشارے سے بتایا ''کہ وہ چوٹی پر جو کوٹھی ہے وہ میری ہے اور آپ میرے پاس خوشی سے قیام فرما سکتے ہیں''۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

خدا تعالیٰ رحیم و کریم ایسا کرم فرمائے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے اس مبارک خواب میں جن افضال کی نشاندہی ہوئی ہے۔ قدرت الٰہی کے وہ نظارے تمام جماعت کے لئے ہمیشہ ہمیش بابرکت قیام کا موجب ہوں اور تاقیامت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی نسلوں کو یہ سعادت نصیب ہو کہ وہ ان فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔

رفقاء کی آپس کی محبت اور دردمندانہ التجائیں جو وہ ایک دوسرے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے تھے اس کی ایک اور مثال مسعود خورشید صاحب نے اپنے نوٹس میں تحریر کی ہے لکھتے ہیں:۔ لاہور میں فرم کے خلاف مقدمات سے بریت: حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی دعا اور اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ہاتھ پر روشنی کا دکھایا جانا اور اللہ تعالیٰ کا الہام ''حج مبرور'' یہ فرمان والد صاحب، میرے اور اہلیہ کے حج پر صادق آیا۔ خود مجھے بفضل اللہ تعالیٰ دو مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور اس بشارت کی برکت سے ماشاءاللہ خاندان میں بہت سے افراد کو حج اور عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور خدا کرے ہوتی چلی جائے۔

بہت لمبے عرصہ تک مسعود خورشید صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری خدمت خلق کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ جماعت کے بہت سے لوگوں کو ملازمتیں دلوائیں۔ کاروبار شروع کرنے میں مدد دی، بنیادی تربیت اپنے دفتر میں دلوائی تا کہ بہتر ملازمت کر سکیں۔ غریبوں۔ یتیموں۔ بیواؤں کی تمام عمر مدد کرتے رہے۔ باقاعدہ وظیفے مقرر کئے ہوئے تھے۔ بعض کو باقاعدگی سے اور بعض کو سال میں خاص موقعوں یعنی عیدین وغیرہ پر بھیجتے تھے۔ جماعت کے عہدیداران اور خاص طور پر مربیان کی بے حد عزت کرتے اور ان کی خدمت کرنے میں بے حد خوشی محسوس کرتے۔ بہت سے مربیان جب بیرونی ممالک جاتے آتے کراچی میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور بحری اڈہ ہونے کی وجہ سے کراچی قیام کرتے تو ان کا گھر ہمیشہ انہیں ٹھہرانے، ان کے کاغذات تیار کروانے، سفر کی تیاریاں کروانے، حج بیت اللہ کے لئے عازم سفر مسافروں کو ٹھہرانے، کار اور ڈرائیور کی سہولتیں دینے کی توفیق پائی۔

خلیفۂ وقت ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے تو جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی وہیں ہوتا، ہر سال شرکت کی کوشش کرتے۔ چاروں بیٹے بھی چونکہ بیرون ملک منتقل ہو گئے تھے۔ برطانیہ تو اسوقت رہائش کے لئے زیادہ لوگوں کو سہولت نہیں دے رہا تھا مگر امریکہ سے بیٹے نے کہا تو وہاں مستقل رہائش کی سہولت مل گئی تو 1991ء سے مستقل رہائش امریکہ میں رکھی اور اکثر جلسہ سالانہ پر شرکت کے لئے آتے رہے۔

جہاں بھی رہے اپنے گھر کو دعوت الی اللہ سنٹر۔ تعلیم و تربیت سنٹر اور نماز سنٹر کے طور پر کھلا رکھا۔ تعلیمی مساعی ساری عمر کرتے رہے۔

اپنی یادداشتوں میں نوٹ کیا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی تمام کتب پڑھنے کی توفیق ملی ہے۔ تفسیر کبیر کا مطالعہ بھی باقاعدگی سے کرتے اور ان تمام کتب کے حاشیہ اور اطراف میں اپنی یاددہانی کے لئے نکات اور حوالہ جات درج کرتے جاتے تھے۔

اپنے رب کریم اور اس کے پاک کلام کریم سے شدید محبت رکھتے تھے۔ روزانہ جس قدر توفیق ملتی گھنٹوں کے حساب سے نوافل اور تلاوت قرآن کرتے۔ قرآن کریم کا ذاتی نسخہ، جس پر جابجا حاشیوں میں اور مزید کاغذ لگا کر نشان لگائے ہیں کہ کن نکات پر رک کر غور کرو اور حضرت مسیح موعود، مصلح موعود اور خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد فرمودہ تفاسیر کے حوالے درج کئے ہیں۔ وفات سے پہلے اپنی ایک عزیزہ سے کہا کہ میرے بعد اس کو اپنے ساتھ لے جانا اور پڑھنا اور پڑھانا۔

محبوب کبریاء سرور کونین حضرت محمد ﷺ سے شدید محبت رکھتے تھے اور درثمین فارسی کے نعتیہ اشعار اکثر پڑھتے رہتے۔

خاکسار کو درثمین فارسی کے کچھ اشعار سبقاً پڑھائے اور ان کی گہری تفسیر اور مطالب نہایت درد سے بیان کئے۔ آنحضرتؐ کی سیرت پر اپنا ایک مضمون جو انہوں نے انصار اللہ کے ایک علمی مقابلے کے لئے لکھا تھا اور جسے اول انعام دو ہزار روپے بھی عطا ہوئے تھے اور رسالہ انصار اللہ میں چھپ چکا تھا اکتوبر 1977ء میں کینیڈا گزٹ نے اسے دوبارہ شائع کیا تھا اسے انہوں نے سیرت طیبہ کے عنوان سے چھوٹی سی کتاب کی صورت میں چھپوا دیا تھا۔ وہ جماعت کے احباب میں اور غیر از جماعت جاننے والوں کو تقسیم کرواتے رہے۔

حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک ہزار مزید قادیان سے چھپوانے کی درخواست کر دی کہ میں اخراجات پیش کر رہا ہوں۔ کتاب کو بلا معاوضہ جہاں ضرورت ہو تقسیم کر دیا جائے۔ وفات سے قبل انہیں یہ خبر ملی کہ کتاب پرنٹنگ کے لئے جا چکی ہے۔ یہ جوش اور ولولہ صرف اپنی کتاب کے لئے نہیں تھا۔ قرآن کریم کے تراجم۔ حضرت مسیح موعود کی کتب اور دیگر جماعتی کتب اکثر بڑی تعداد میں خرید کر تقسیم کرتے رہتے تھے۔ مکرم کریم اللہ زیروی صاحب کی کتاب Welcome to Ahmadiyyat بھی بہت تعداد میں خرید کر بھجواتے رہے۔ اب کتاب Holy Prophet of Islam کی طباعت پر بہت خوش ہوئے کہ آنحضرتؐ کی سیرت پر مکرم کریم اللہ زیروی صاحب نے انگریزی میں کتاب لکھی ہے اور حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے کتاب کا Foreward تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ وفات سے چند ہفتہ قبل تک کتابیں منگوا کر ملکوں ملک بھجواتے رہے اور جماعت میں بہت سے احباب کو فون کر کے خاص طور پر کتاب کو حاصل کرنے، اس سے استفادہ کرنے اور پھیلانے کی طرف اصرار کے ساتھ توجہ دلاتے۔ کتاب کا تعارفی پرچہ کمپیوٹر پر ٹائپ کر کے ملنے کے پتہ کے ساتھ تقسیم کرتے رہے۔ اپنی ذات پر تو سوائے اشد انسانی ضروریات کے، خرچ کرنا پسند نہیں کرتے تھے مگر (دینی) تعلیمات کے پھیلانے کے لئے نہایت دریا دل تھے۔ کوئی خرچ مانع نہیں ہوتا تھا۔ لکھائی نہایت خوشخط تھی۔ لکھنے کا بہت ملکہ عطا ہوا تھا۔ مضامین اور خطوط نہایت خوبصورت لکھتے تھے۔ خط و کتابت کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ 70 سال کی عمر میں کمپیوٹر کا استعمال سیکھا۔ حضرت مصلح موعود کے دفتر میں جو ٹائپ کی مشق کی تھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمپیوٹر کا استعمال نہایت مہارت سے کرتے، دوسروں کو بھی سیکھنے کی ترغیب دیتے اور سمجھاتے کہ اذا الصحف نشرت (التکویر 81) کی روشنی میں دیکھو کہ یہ ایجادات (دین حق) کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے وجود میں آئی ہیں۔ ذکر کرتے کہ مجھے تو ٹیلیفون استعمال کرنا حضرت مصلح موعود نے خود سکھایا تھا۔ اس سے پہلے میں نے کبھی ٹیلیفون ہاتھ میں پکڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

اپنے سب ذاتی کام خود کرتے۔ کپڑوں پر استری کے لئے کبھی کسی کو تکلیف نہ دیتے۔ جوتی خود ہی پالش کرتے۔ اپنی پلیٹ کھانا کھانے کے بعد ہمیشہ خود اٹھا کر لے جاتے اور دھو کر رکھتے۔ یہ اس وقت بھی اپنی پکی عادت رکھی ہوئی تھی جب گھر میں نوکروں کی چہل پہل تھی، گھر میں بیوی، بیٹیاں، بیٹے بہوئیں۔ پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں محبت اور ادب سے خدمت کرنے کے لئے تیار موجود ہوتے۔

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا کام اکثر جاری ہوتا، نماز با جماعت کی بے انتہا پابندی کرتے۔ جب بھی پوچھا جاتا کہ نماز پہلے پڑھنی ہے یا کھانا؟ تو ہمیشہ ان کا جواب ہوتا ''نماز پہلے''

شاید یہی وجہ ہے ان کی وفات کے چند روز پہلے ان کی ایک عزیزہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تشریف لائے ہیں اور بچوں کو نماز کی ہدایت دی اور مسعود خورشید صاحب کو اپنی کار میں ساتھ بٹھا کر تشریف لے گئے۔

امریکہ میں تقریباً 17 سال قیام پذیر رہے۔ فلوریڈا اور ایٹلانٹا کی جماعتیں گواہ ہیں جہاں یہ وقت گزرا کہ ہمہ وقت احباب جماعت کی تعلیم تربیت۔ آپس میں محبت اور ملنساری کے جذبات، خدمت دین کے لئے نہایت جوش و خروش اور جوانمردی کے ساتھ مصروف عمل رہے۔ تمام چندے حصہ وصیت سمیت سال کے شروع میں باقاعدگی سے ادا کر دیتے۔ حسن کارکردگی کے Award کئی سال ملتے رہے۔ 2004ء میں انہیں LIFE LONG SERVICE AWARD کا بھی حقدار ٹھہرایا گیا تھا۔ اور 2008ء اور 2009ء دونوں سالوں میں مجلس انصار اللہ امریکہ کے meritorios service

in finance award بھی (چندہ جات کی وصولی اجتماع سے پہلے سو فیصد جمع کروانے پر) مسعود خورشید سنوری صاحب نے حاصل کئے تھے۔ فلوریڈا رہتے ہوئے بھی ان کو مختلف Award ملتے رہے جس میں تعلیمی پرچے سب سے زیادہ حل کرکے بھجوانے پر میامی جماعت کو جو انعام ملا اس پر ان کا نام لکھ کر بھجوایا گیا۔ مسعود خورشید صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ چار خلافتوں کا زمانہ دیکھنا نصیب ہوا۔ خلافت سے دلی محبت عقیدت اور خادمانہ تعلق تھا۔ ہر اہم کام شروع کرتے وقت خلیفۂ وقت سے دعا کے لئے عرض کرنے کے بعد کام شروع کرتے۔ ہر خوشی غمی کی اطلاع کرتے۔ بچوں کو بھی ہمیشہ خلیفۂ وقت سے محبانہ اور خادمانہ تعلق رکھنے کی نصیحت کرتے اور خلافت کی برکات سمجھاتے رہتے۔ سالہا سال روزانہ ایک خط درخواست دعا کا لکھا کرتے تھے۔ گزشتہ چند سال میں خط ہفتہ وار ہر جمعہ کو حضور کی خدمت میں لکھتے تھے۔ اسکے علاوہ کوئی مسئلہ درپیش ہوتو زیادہ مرتبہ بھی لکھ دیتے۔ حضور کی طرف سے جواب ملنے پر بے حد خوشی کا اظہار کرتے۔ بفضل اللہ تعالیٰ انہیں جماعت اور خلافت کے صد سالہ جوبلی جلسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ سخت سے سخت حالات میں بھی ہمیشہ سکون اور تحمل کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ خوش مزاجی اور مسکراہٹ برقرار رہتی۔ مزاحیہ گفتگو بھی کرتے۔ چھوٹے بچوں سے ان کی عمر کے مطابق کھیل بھی لیتے۔ ٹانگ ضائع ہونے سے 41 سال درد اور بے چینی کی تکلیف برداشت کی مگر کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔ محل جیسے گھر کو چھوڑ کر امریکہ میں چھوٹے گھروں میں رہتے ہوئے بڑھاپے میں بہت سے کام نہایت خوش دلی سے ہاتھ سے کرتے کبھی کسی افسوس یا اداسی کا سایہ بھی پاس نہ آنے دیتے۔ اپنے والدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً مدات میں رقوم بھجواتے۔ لجنہ ہال ربوہ میں تعمیر ہونے لگا تو سنوری فیملی کے عزیزوں کو توجہ دلائی اور رحیمن بی بی صاحبہ اور اختر النساء صاحبہ کی طرف سے اپنے بچوں کو شامل کر کے وفات یافتہ بیوی ناصرہ بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک ایک لاکھ روپیہ بھجوایا۔ یہ وہ ہال ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے از راہ شفقت سرائے مسرور کا نام عطا فرمایا ہے۔ کراچی کی لجنات نے کتاب الحسنات احمدی خواتین کی خدمات کے بارے میں تیار کی تو فوراً اپنے بچوں کو توجہ دلائی کہ اپنی امی کی طرف سے اس کی طباعت کا خرچ بھجوادو تاکہ جہاں عورتوں کو اس کا فائدہ پہنچے تمہاری امی جو ساری عمر لجنہ کی سرگرم ممبر رہیں وہ اس ثواب میں بھی شامل رہیں۔ چنانچہ طباعت کی رقم بھجوادی۔

ماہ رمضان المبارک کے وسط میں 25 اگست 2010ء کو دل کا حملہ ہوا۔ اس وقت تک گھر میں چلتے پھرتے، عبادات بجا لاتے، گھنٹوں قرآن کریم کی تلاوت سنتے، اکثر تو خود بھی قرآن کھولا ہوتا اور ساتھ ساتھ پڑھتے۔ دل کے حملے کے بعد ہسپتال داخل ہوئے۔ ڈاکٹروں نے دل کی حالت کمزور بتائی۔ سب بچے اکٹھے ہوگئے۔ مکمل ہوش اور یادداشت کے ساتھ نہایت حوصلے سے سب سے باتیں کیں۔ جب ڈاکٹروں نے ان کے سامنے کہہ دیا کہ دل کے muscle بہت کمزور ہیں اور اب چند گھنٹے یا چند ہفتے ہی زندگی کا نظام چل سکے گا تو بچے رنجیدہ ہوگئے، سب کو نہایت حوصلے سے صبر کی تلقین کی۔ ایک ایک کو قریب بلا کر پیار کیا اور کہا: بیٹا! رنج نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ تو تقدیر الٰہی ہے۔ آخر میرا وقت آنا تھا۔ حوصلہ رکھو! میں تم سب سے بہت خوش ہوں سب سے زیادہ قمر احمد سے خوش ہوں (چھوٹے داماد) کیونکہ وہ بفضل اللہ تعالیٰ دن رات دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ بس میری یہ بات یاد رکھنا کہ ہر کام میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ نماز اور قرآن پڑھنے کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ خلیفۂ وقت سے ہمیشہ خادمانہ تعلق رکھنا اور جماعت کے کام کرتے رہنا۔ ایک دوسرے سے ہمیشہ مل کر رہنا۔ یاد رکھنا کہ تم سب مولوی قدرت اللہ سنوری اور رحیمن بی بی صاحبہ کی اولاد ہو۔ روز قیامت انہیں یا ہمیں تمہاری طرف سے کوئی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ پھر کہا میں نے اپنے حالات زندگی لکھ دیئے ہیں، حامد انہیں مکمل کرے۔

آخر میں کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو سلام عرض کرنا اور میری مغفرت کی دعا اور نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست نہایت ادب سے کردینا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ گھر پر اور دو ہفتے Hospice میں رہے۔ زیادہ تر وقت دعاؤں میں گزارا۔ جو کوئی پاس تلاوت کررہا ہوتا اس کے ساتھ الفاظ زیر لب دہراتے رہتے۔

مسعود احمد خورشید اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے گیارہ بچوں سے نوازا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 45 نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں، پڑنواسے پڑنواسیاں اور پڑپوتیاں یادگار ہیں۔ سب بچے اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

23 ستمبر 2010ء بروز جمعرات 87 سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

اٹلانٹا کی جماعت میں بیت الباقی میں جمعہ کی نماز کے بعد نماز جنازہ صدر جماعت حفیظ صاحب نے پڑھائی

ہفتہ کے روز جنازہ بیت الرحمان واشنگٹن پہنچا جہاں بعد نماز ظہر محترم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج جماعتہائے امریکہ نے مسعود خورشید صاحب کا مختصر تعارف بیان کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد احمدیہ قبرستان Meryland کے قطعہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم نسیم مہدی صاحب نے دعا کروائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12 نومبر 2010ء نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اس کے علاوہ ایک اور مرحوم کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

قارئین سے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆

وہ جن پہ ملائک رشک کریں

کچھ منتظر اپنی باری کے کچھ مولا پہ قربان ہوئے
وہ جن پہ ملائک رشک کریں کچھ ایسے بھی انسان ہوئے

کچھ غم ہے ان کے بچھڑنے کا کچھ رشک ہے ان کی قسمت پر
اس درد میں بھی اک لذت ہے غم اور خوشی یکجان ہوئے

اس دین کے ٹھیکیداروں کا سب جوروستم بے مثل رہا
یوں ظلم کی دنیا میں کتنے فرعون ہوئے ہامان ہوئے

تکتے ہو راہ مسیحا کی پر حق سے آنکھیں پھیری ہیں
کیسے کوئی ان کو سمجھائے جو جان کے بھی انجان ہوئے

ہیں قہرِ الٰہی کا مورد جو خالق سے بے خوف ہوئے
اللہ کو ان کی کیا پرواہ جو سرکش نافرمان ہوئے

ہے درس محبت کا ہم کو نفرت کا چلن آتا ہی نہیں
حق گوئی ثبات و صبر و وفا ہم لوگوں کی پہچان ہوئے

تاریخ گواہ ہے تھوڑے اور کمزور ہی غالب آتے ہیں
قادر کے پیارے ہاتھوں سے ہی فتح کے سب سامان ہوئے

امۃ الباری ناصر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم محمد ابراہیم خان صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم داؤد احمد خان صاحب اور مکرمہ فائزہ خان صاحبہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 مارچ 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نومولود کا نام عبداللہ خان تجویز ہوا ہے نومولود محترم محمد یعقوب خان صاحب آف بستان افغاناں تحصیل شکر گڑھ کا پوتا اور محترم سلام خان صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور زچہ بچہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 25 مارچ 2011ء کو خاکسار کو موٹر سائیکل حادثہ کی وجہ سے ٹانگ پر شدید چوٹ لگی ہے۔ چار ٹانکے لگے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہڈی محفوظ رہی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد احمد صاحب مقیم برلن جرمنی اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم صوبیدار میجر (ر) عبدالحمید صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف گھوکھوال ضلع فیصل آباد مورخہ 25 مارچ 2011ء کو بعمر 88 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم طارق محمود صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ آپ نے بالکل ابتدائی عمر میں یعنی 1942ء میں وصیت کی توفیق پائی۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آپ نے 1974ء کے پر آشوب دور میں چونیاں ضلع قصور میں صدر جماعت کی توفیق پائی۔ یہ صدارت 1989ء تک رہی۔ ربوہ آنے کے بعد تا وفات محلّہ دارالیمن شرقی ربوہ میں بطور سیکرٹری تحریک جدید 14 سال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ہماری والدہ محترمہ امۃ الامین صاحبہ اور میرے علاوہ چار بیٹے، مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب اعوان ٹاؤن لاہور منتظم تربیت نظامت علیاء انصاراللہ سبزہ زار لاہور، مکرم خورشید احمد جاوید صاحب برسٹل یو۔کے، مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر، مکرم قمر احمد عامر صاحب نظارت تعلیم القرآن اور ایک بیٹی محترمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال محمود صاحب حال لندن یو۔کے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

محترم حافظ غلام محی الدین صاحب معلم وقف جدید پنشنر بوچھال کلاں ضلع چکوال مورخہ 25 فروری 2011ء کو بعمر 76 سال وفات پا گئے۔ مرحوم آخری عمر میں اپنی بیٹی مکرمہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ مکرم سرفراز صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ کے پاس رہائش پذیر تھے۔ اسی روز بعد میں نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ محترم حافظ صاحب وقف جدید کے ابتدائی معلمین میں سے تھے۔ آپ کو یکم اپریل 1958ء تا 31 جولائی 1985ء ساڑھے 27 سال خدمت دین کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے ایک کامیاب معلم وقف جدید کے طور پر زندگی بسر کی۔ آپ کے والد مکرم میاں حسن دین صاحب بوچھال کلاں ضلع چکوال رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی بڑی خواہش تھی کہ میری اولاد میں سے بھی کوئی دینی تعلیم حاصل کر کے اس علاقہ میں بطور مربی سلسلہ خدمت سرانجام دے۔ اس لئے آپ مرکز سلسلہ قادیان سے آنے والے علماء اور مربیان کو بہت عزت افزائی اور مہمان نوازی کرتے گویا کہ ان کے قریبی عزیز ہوں۔ چنانچہ میاں حسن دین صاحب نے اپنے بیٹے کو چھوٹی عمر میں ہی 1937ء میں قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے چھوڑ آئے۔ آپ 1947ء تک قادیان رہے۔ حفظ قرآن مجید کے دوران آپ کو حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب جیسے بزرگ سلسلہ کی تربیت میں رہنے کا موقعہ ملا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی شفقت نصیب ہوئی۔ حضرت ام طاہر صاحبہ کا پیار اور مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کی دوستی ان کا ایک قیمتی اثاثہ تھا۔ 1951ء میں دارالرحمت کچے بازار میں حافظ ٹی سٹال کے نام سے ایک ہوٹل بنایا جو بہت جلد اہل علم احباب کی بیٹھک بن گئی۔ یہاں سارا وقت دینی علمی ادبی گفتگو جاری رہتی۔ 1958ء میں جب وقف جدید کا حضرت مصلح موعود نے آغاز فرمایا تو آپ نے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے زندگی وقف کردی۔ حضور نے یکم اپریل 1958ء کو آپ کا وقف منظور فرماتے ہوئے پہلی تقرری کھیوڑہ ضلع جہلم میں فرمائی۔ آپ کو اپنے ضلع چکوال میں کلر کہار، بوچھال کلاں بھون، دوالمیال کے علاوہ چک 145/10-R ضلع خانیوال کھوکھر غربی ضلع گجرات، پشاور شہر اور ڈیریانوالہ ضلع خانیوال میں بطور معلم وقف جدید خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو مذکورہ جماعتوں میں ایک کامیاب معلم کے طور پر جانا جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد نے بعض جماعتوں میں خصوصی ہدایات کے ساتھ بھجواتے۔ آپ ان ہدایات پر کماحقہ عمل کرواتے۔ ایک دفعہ معلمین وقف جدید کی میٹنگ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے محترم حافظ صاحب کے بارے میں فرمایا: ''یہ میرے کامیاب معلم ہیں۔ باوجود معذور ہونے کے جہاں بھجواتا ہوں جاتے ہیں اور کامیابی سے واپس آتے ہیں۔'' محترم حافظ صاحب کے دل پر قادیان کے روحانی دینی ماحول کا خاص اثر تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد کی محبت و شفقت کا بہت تذکرہ کرتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے عمر بھر حافظ سے عہد دوستی نبھایا۔ آپ اعلیٰ علمی اور ادبی ذوق کے مالک تھے۔ تقاریر سن کر یاد کر لیتے تھے۔ نظر خاصی کمزور تھی مگر اس معذوری کو حصول علم اور دینی خدمت میں حائل نہیں ہونے دیا۔ سینکڑوں اشعار یاد تھے۔ جن کے باموقعہ استعمال سے آپ گفتگو کو دلچسپ بنا دیتے۔ آپ صاحب رؤیا کشف بھی تھے۔ آپ کے بہت سے خواب اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے ایک دفعہ رؤیا میں خانہ کعبہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ طواف کیا حجر اسود کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوا۔ بعض اوقات وہ بڑی تفصیل سے اس رؤیا کا ذکر کرتے تھے۔ ایک رؤیا میں حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ محترم حافظ صاحب نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ملک ناصر احمد قمر صاحب اور مکرم ملک محمود احمد جاوید صاحب بوچھال کلاں ضلع چکوال اور تین بیٹیاں مکرمہ امۃ المتین صاحبہ ربوہ، مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ دھرکنہ اور مکرمہ مبارکہ سرفراز صاحبہ ربوہ چھوڑی ہیں محترم حافظ صاحب مکرم منور احمد عارف جہلمی کے ماموں اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان دارالیمن شرقی کے عزیز تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

صوفی عبدالمجید پروین رقم

صوفی عبدالمجید پروین رقم برصغیر پاک و ہند کے ایک مشہور اور صاحب طرز خوش نویس تھے۔

وہ 1901ء میں ایمن آباد کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے والد اور دادا بھی اپنے عہد کے معروف خوش نویس تھے۔ صوفی عبدالمجید نے ابتداء میں خلیفہ نور احمد سے اصلاح لی لیکن بعد میں شفاء الملک حکیم فقیر محمد چشتی سے اکتساب کرنے لگے۔

صوفی عبدالمجید نے خداداد ذہانت سے فن خوش نویسی میں ایک نئی طرز ایجاد کی جو لاہوری طرز کے نام سے مشہور ہوئی اور بعد میں جس کی پیروی ہر خوش نویس نے کی۔

صوفی عبدالمجید کی خطاطی سے متاثر ہو کر انہیں غلام رسول مہر نے ''پروین رقم'' کا خطاب دیا۔ جو ان کے نام کا جزو بن گیا۔ بیشمار قطعات اور خوش نویسی کے دوسرے شاندار کارناموں کے علاوہ پروین رقم کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے علامہ اقبال کی بیشتر تصانیف کی کتابت کی۔

صوفی عبدالمجید پروین رقم جلی اور خفی دونوں میں اپنا ہمسر نہ رکھتے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ اپنی ذات میں ایک دبستان تھے۔

عمر کے آخری حصے میں ان کا میلان تصوف کی طرف ہوا اور سادہ زندگی شروع کی۔ داتا صاحب کے مزار پر ان کے لکھے ہوئے قطعات ان کی درویش منشی کا ثبوت ہیں۔

صوفی عبدالمجید پروین رقم نے 4/اپریل 1946ء کو وفات پائی۔ ان کے بیٹے محمد اقبال بھی جو ابن پروین رقم کے نام سے مشہور ہوئے، بڑے مشہور خطاط تھے۔ علامہ اقبال کے مزار پر فارسی اشعار کی خطاطی انہی کے ہاتھوں انجام پائی ہے۔

سفوف مصطفیٰ قسنطینی
درد معدہ، سوء ہضم، کمی بھوک، السر کی کیفیت، منہ کی بدبو وغیرہ کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6212382 فیکس: 047-6211538

نکاح تقریب ورخصتانہ

❁ مکرم ملک ظہور احمد صاحب حلقہ آرائیاں ضلع لودھراں حال دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ بشریٰ ظہور صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم احمد صادق صاحب ابن مکرم جمال الدین شمس صاحب (ر) مربی سلسلہ نصرت آباد ربوہ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 28 مارچ 2011ء کو مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے دارالفتوح غربی ربوہ میں کیا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ ہوئی۔ اس موقع پر بھی مربی سلسلہ موصوف نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رشتہ کو بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل دارالعلوم شرقی نور ربوہ گھر میں گر گئے تھے جس کی وجہ سے کولہے میں شدید چوٹ لگی ہے۔ درد اور تکلیف ہے۔ نیز معدہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم وزیر علی پھل صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مشتاق احمد کھرل صاحب گمبٹ ضلع خیرپور میرس حال برسبین آسٹریلیا کے دماغ میں خون جم گیا تھا اور ان کا آپریشن اللہ کے فضل سے کامیابی سے ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فعال زندگی عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم میجر خالد محمود صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا عزیزم مشہود احمد خالد عمر 18 سال لمبے عرصہ سے Cyanosis کے مرض میں مبتلا ہے گزشتہ دو ہفتہ سے ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہو گیا ہے اور C.M راولپنڈی کے I.C.U میں داخل ہے۔ جگر کام نہیں کر رہا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم سہیل احمد بٹ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم آصف محمود کاہلوں صاحب زعیم مجلس انصاراللہ حلقہ محمود آباد کراچی عارضہ قلب کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ انجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپ کی مکمل صحت یابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ڈاکٹر رضوان کریم الدین صاحب آف امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 22 دسمبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ہشام کریم الدین نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ ہماری بہو مکرمہ هبة السلام صاحبہ مکرم ملک منور احمد صاحب کی بیٹی، مکرم ملک مبارک احمد صاحب آف کراچی حال Dalas کی پوتی اور میری بیوی کی بھانجی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ پاک عرب فرٹیلائزر لمیٹڈ میں Through اپرنٹس شپ ٹریننگ لیب اسسٹنٹس، مکینیکل ڈرافٹ مین، کیمیکل پلانٹس، آپریٹرز، کمپیوٹر آپریٹر کے علاوہ ٹیکنیشنز مکینیکل، سول، انسٹرومینٹس اور الیکٹریکل ٹیکنیشنز درکار ہیں۔

❁ مغل پاکستان پرائیویٹ کو لاہور کراچی اور اسلام آباد کے لئے مختلف ڈیپارٹمنٹ میں آسامیاں خالی ہیں۔

❁ پاکستان آرمی میں ریگولر کمیشن کیلئے آسامیاں خالی ہیں۔

❁ ایک کیمیکل کمپنی کو شفٹ انجینئر، مکینیکل انچارج، لیب اینلیسٹ، بوائل انچارج، مولڈنگ آپریٹر، پلانٹ آپریٹر، سیلز مینیجر، سٹور آفیسر، اکاؤنٹنٹ، کیمیکل انجینئر، مکینیکل انجینئر اور گریجوایٹس درکار ہیں۔

❁ ٹریٹ گروپ آف کمپنیز کو لاور پلانٹ کیلئے مشین آپریٹر/ ڈائی مولڈ فٹر، سیکیورٹی سرویلنس سسٹم آپریٹر، سیکیورٹی گارڈ اور اپرنٹس فٹر درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 27 مارچ 2011ء کا روزنامہ اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

دارالصناعۃ آٹو ورکشاپ

❁ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام نئے اور تجربہ کار مکینکس کے ساتھ ہر قسم کی گاڑیوں اور جنریٹرز کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ نئے جنریٹر خریدنے کیلئے بھی رابطہ کریں۔ موبل آئل فری تبدیل کروائیں۔ نئی CNG کٹ بھی فٹ کی جاتی ہے۔ ورکشاپ جمعہ کو بھی کھلی ہوگی نیز ایمرجنسی کی صورت میں ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

فون ورکشاپ: 047-6216153

فون انچارج: 0334-6373996

پتہ: دارالصناعۃ ورکشاپ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول ربوہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ایل سی ڈی ٹی وی برائے فروخت

ایل سی ڈی ٹی وی "35 ایل جی برائے فروخت ہے

رابطہ نمبر: 03457898201

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج

الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹور

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم اے

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کریانہ سٹور 0344-7801578

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر

موبائلز نوکیا، کیو کلب، چائنہ سیٹ

TV چائنہ واشنگ مشین + ڈرائیر + سٹیبلائزر + DVD+UPS

پیڈسٹل فین سیلنگ فین، روم کولر

جنریٹر 1KVA سے لے کر 6KVA تک موجود ہیں

ایڈریس: 3/2 دارالبرکات اقصیٰ روڈ بالمقابل سیکرٹریٹ الاقصیٰ

طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ 0345-6336570

سامان برائے فروخت

اچھی حالت میں فرنیچر وگھریلو سامان برائے فروخت ہے

رابطہ عاصم باجوہ: 0321-4465972

BETA ®

PIPES

042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب 4/اپریل

طلوع فجر	4:27
طلوع آفتاب	5:52
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:31

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

مطب حمید (رجسٹرڈ)

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961

ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099

10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری شاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور فون: 042-5301661

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم

مطب حمید (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024-3892571 Fax:+92-55-3894271

E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com

E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com

سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Tel:055-4218534-4219065

E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10